تھکن

چل جانے دے
جو دھوکا کھانا چاہتا ہے
اب اس کو دھوکا کھانے دے

تو رستہ بتلا سکتا تھا
خود چل کر دکھلا سکتا تھا
تاریک اندھیری راہوں پر
کچھ دیپ جلا سکتا تھا تو
کچھ آس بڑھا سکتا تھا تو
امید دلا سکتا تھا تو

https://emad-ahmad.com/

یہ سب تو نے کر ڈالا ہے
یہ رستہ خوب اجالا ہے
اب جانے دے
جو دھوکا کھانا چاہتا ہے
تو اس کو دھوکا کھانے دے

تو نے بھی اندھے موڑوں پر
اپنا رستہ خود ڈھونڈا تھا
جب باہر سورج ڈوبا تھا
تو من کے دیپ جلائے تھے

اپنے اندر بہتے غم کو
روکے بیٹھا تھا تو بھی تو
خود میں اٹھتے طوفانوں کو
تنہا جھیلا تھا تو بھی تو

https://emad-ahmad.com/

یہ رستے ایسے رستے ہیں
جو جوشِ جنوں سے کٹتے ہیں
جو خود کو کاٹ کے پٹتے ہیں
ان پر تو کس کو کھینچے گا
یہ رستے تیرے رستے ہیں
یہ تجھ جیسوں سے بستے ہیں

اب جانے دے
جو دھوکا کھانا چاہتا ہے
تو اس کو دھوکا کھانے دے

ہاں سچ ہے دنیا دھوکا ہے
ہاں سچ ہے آنکھیں اندھی ہیں
جو ظاہر ہے، جو حاضر ہے
وہ بے معنی، لایعنی ہے

https://emad-ahmad.com/

جب من میں جوت جگی ہو تو
باطن میں آگ لگی ہو تو
اندر روشن ہو جاتا ہے
ظاہر کی حقیقت سے آگے
جو سچ ہے وہ دکھ جاتا ہے
دنیا کی حقیقت کھلتے ہی
سارا دھوکا کھل جاتا ہے

پر یہ سچ تو تیرا سچ ہے
پر یہ سچ تو کڑوا سچ ہے
یہ کڑوا سچ تو خود پی لے
ایسے جینا ہے تو جی لے
پر اوروں سے امید نہ رکھ
اب جانے دے
جو دھوکا کھانا چاہتا ہے
تو اس کو دھوکا کھانے دے

https://emad-ahmad.com/